بھی اتنی ہی قابل اعتبار ہو جاتی ہیں۔

علامہ عبدالعزیز میمن اور پیر محمد حسن نہایت وقیع علمی شخصیات ہیں۔ ان پر مضامین سے قاری کو ان کے بلند پایہ علمی مقام و مرتبے کے بارے میں آگہی ہوتی ہے۔ علمی مباحث کا ذکر ایسے خوش گوار پیرائے میں کیا گیا ہے کہ قاری نہ صرف اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا بلکہ وہ علمی مباحث سے نہایت دلچسپی کے ساتھ استفادہ کرتا ہے۔ ناصر کاظمی' مجید امجد اور ضمیر جعفری ایسی ادبی شخصیات کا تذکرہ قدرے مختلف رنگ میں ہوا ہے۔ وہ انھیں کوئی مافوق الفطرت مقام نہیں دیتے بلکہ ان کی بشری کمزوریوں کا لطیف پیرائے میں ذکر کرتے ہیں مگر اس سے ان کی مجموعی عظمت کا تاثر زیادہ واضح انداز میں ابھر کر سامنے آتا ہے۔ پروفیسر غلام جیلانی اصغر اور انور مسعود کو خورشید رضوی نے بہت قریب سے دیکھا ہے اور ان کے ساتھ ان کے برسوں پر پھیلے ہوئے بے تکلفانہ تعلقات قائم ہیں۔ اس لیے یہاں مشاہداتی رنگ اور بھی گہرا ہے۔ وہ ان شخصیات کے طبائع کے مختلف رنگوں کو پوری چابک دستی کے ساتھ قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

دو مضامین نادیدہ شخصیات کے بارے میں ہیں۔ ایک طٰہٰ حسین کے بارے میں اور دوسرا نوبل انعام یافتہ مصری ادیب نجیب محفوظ اور ان کے ادبی کام اور مقام کے بارے میں۔ دونوں مضامین نہایت وقیع ہیں۔ پاکستان کے ادبی و علمی حلقوں میں نجیب محفوظ اور ان کے ادبی مقام و مرتبے کو جاننے کی زبردست خواہش موجود تھی۔ اس مضمون سے یہ ضرورت کسی حد تک پوری ہو جاتی ہے۔ عربی ادب ہی کے سلسلے میں دو اہم مضمون "عربی شاعری اندلس میں" اور "اقبال' عربی اور دنیاے عرب" پوری علمی جستجو اور تحقیقی لگن کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ ایک اور مضمون کے ذریعے ہندی ادب کے ایک کلاسیکل شاہکار "پنج تنتر" کو نہایت عمدہ انداز میں اردو ادب کے قارئین سے متعارف کرایا گیا ہے۔

متفرق نویسی پر مشتمل یہ کتاب خورشید رضوی کے وسعت مطالعہ' ذہنی کشادگی اور عمدہ ادبی ذوق کی ایک جھلک قارئین کے سامنے پیش کرتی ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ اس کتاب کی پذیرائی کے بعد خورشید رضوی اپنے علمی و تحقیقی مشاغل کے ساتھ ساتھ اس متفرق نویسی پر بھی توجہ دیں گے اور اپنے شگفتہ و موثر طرز تحریر سے اردو کے سرمایہ ادبی کو مالا مال کرتے رہیں گے۔ (ڈاکٹر حسین احمد پراچا)

تذکرۃ القرّاء ' محمد الیاس الاعظمی۔ ناشر: دانش بک ڈپو ٹانڈہ' ضلع فیض آباد' یوپی۔ صفحات: ۲۱۷۔ قیمت: ۵۰ روپے۔

قرآن کریم سات متد اول قراءتوں میں تلاوت کیا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد فن قراءت کے سات امام ہیں۔ پھر ان میں سے ہر امام فن کے دو دو شاگرد ایسے ہیں جنھوں نے اپنے اپنے امام کے اسلوب اور لہجے کو